4923CH19

سبق – 19

اے شریف انسانو!

خون اپنا ہو یا پرایا ہو
نسلِ آدم کا خون ہے آخر
جنگ مشرق میں ہو کہ مغرب میں
امنِ عالم کا خون ہے آخر

بم گھروں پر گریں کہ سرحد پر
روحِ تعمیر زخم کھاتی ہے
کھیت اپنے جلیں کہ اَوروں کے
زیست فاقوں سے تِلملاتی ہے

ٹینک آگے بڑھیں کہ پیچھے ہٹیں
کوکھ دھرتی کی بانجھ ہوتی ہے
فتح کا جَشن ہو کہ ہار کا سوگ
زندگی میّتوں پہ روتی ہے

جنگ تو خود ہی ایک مسئلہ ہے
جنگ کیا مسئلوں کا حل دے گی
آگ اور خون آج بخشے گی
بھوک اور احتیاج کل دے گی

اس لیے اے شریف انسانو!
جنگ ٹلتی رہے تو بہتر ہے
آپ اور ہم سبھی کے آنگن میں
شمع جلتی رہے تو بہتر ہے

(ساحؔر لدھیانوی)

مشق

1۔ پڑھیے اور سمجھیے:

نسلِ آدم : آدم کی اولاد
مشرق : پورب
مغرب : پچھّم
امن : سکون، چین
عالَم : دنیا

امنِ عالم	:	دنیا کا سکون
روحِ تعمیر	:	تعمیر کا جذبہ
زیست	:	زندگی
فاقوں	:	فاقہ کی جمع، کھانے سے محرومی، کھانا نہ ملنا
جشن	:	خوشی منانا
سوگ	:	ماتم
میّتوں	:	میت کی جمع، مردہ
احتیاج	:	ضرورت

2۔ سوچیے اور بتائیے:

1۔ شاعر نے کس عمل کو نسلِ آدم کا خون کہا ہے؟

2۔ گھروں یا سرحد پر بم گرنے سے کیا نقصانات ہوتے ہیں؟

3۔ شاعر نے جنگ کو مسئلہ کیوں کہا ہے؟

4۔ جنگ کو ٹالتے رہنے کا مشورہ کیوں دیا گیا ہے؟

3۔ نیچے دی ہوئی خالی جگہوں کو بھریے:

1۔ بم گھروں پر گریں کہ سرحد............ (پر/ سے/ میں)

2۔ فتح کا جشن ہو کہ............کا سوگ (مار/ ہار/ موت)

3۔ آگ اور خون آج...............گی (بخشے/ عطا کرے/ برسے)

4۔ جنگ...............رہے تو بہتر ہے (چلتی/ ٹلتی/ ہوتی)

5۔ شمع جلتی رہے تو...............ہے (بہتر/ بدتر/ کم تر)

4۔ نیچے دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

امن سرحد فتح شریف آدم

5۔ نیچے دیے ہوئے لفظوں سے مذکر اور مونث کو الگ الگ لکھیے:

انسان روح کھیت سرحد بم زندگی آنگن شمع خون بھوک

6۔ حصہ 'الف' اور 'ب' کے صحیح جوڑ ملائیے:

الف	ب
اپنا	مغرب
مشرق	سوگ
آگے	پرایا
جشن	امن
فتح	پیچھے
جنگ	ہار

7۔ غور کرنے کی بات:

☆ ''جنگ مشرق میں ہو کہ مغرب میں'' اس مصرعے میں ''کہ'' کے معنی ہیں ''یا''۔ اسی طرح درج ذیل مصرعوں میں بھی ''کہ'' اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔

بم گھروں پر گریں کہ سرحد پر
کھیت اپنے جلیں کہ اوروں کے
ٹینک آگے بڑھیں کہ پیچھے ہٹیں

فتح کا جُشن ہو کہ ہار کا سوگ

- ☆ شاعری میں ایسے بہت سے موقعے آتے ہیں جب کوئی لفظ اپنے اصل معنی کے بجائے دوسرے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے اس نظم کے دوسرے بند میں ”روحِ تعمیر“ سے مراد ہے ”تعمیر کا جذبہ“ جب کہ ”روح“ کے اصل معنی ہیں ”جان“ یا ”آتما“۔

8۔ عملی کام:

- ☆ امنِ عالم کی اہمیت پر ایک پیراگراف لکھیے۔